قسط ۲

حافظ محمد ابراہیم فانی
مدرس دار العلوم حقانیہ

مشاہیر علمائے سرحد

مولانا عبدالوحید قاسمی زروبوی رحمہ اللہ

ایک علمی و ادبی تذکرہ

ادبی مقام | علم کے ساتھ ساتھ ذوقِ ادب ایک بہترین وصف ہے۔ ائمہ اربعہ میں سوائے امام مالک رحمہ اللہ کے (کیونکہ آپ سے کوئی شعر منقول نہیں۔) باقی تمام کوچۂ شعر و سخن کے شناسا اور اس بحرِ بے کراں کے شناور تھے اسی طرح محدثین نے بھی اس صنف میں طبع آزمائیاں کی ہیں۔ چنانچہ امام بخاریؒ امام دارمیؒ۔ امام بیہقیؒ۔ سفیان بن عیینہؒ اور دیگر محدثین عظام کے اشعار مختلف تذکروں میں ملتے ہیں۔

حضرات اکابرین دیوبند کی جامعیت تو مسلّم ہے۔ اس وصف میں بھی یہ حضرات امتیازی حیثیت کے حامل ہیں سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ۔ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ۔ قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہیؒ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ۔ مولانا فخر الحسن گنگوہیؒ۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ۔ حضرت مولانا حبیب الرحمن عثمانیؒ۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ۔ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ۔ حضرت مولانا اعزاز علیؒ۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ۔ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صرف وغیرہم اکابرین کا شعری مذاق ڈھکی چھپی بات نہیں۔

مولانا عبدالوحید قاسمی مرحوم بھی اپنے اسلاف کی طرح اس گلشن بے خار کے بلبلِ نوا سنج تھے۔ اگرچہ ادب و ذوق شاعری کے ساتھ آپ کو فطری لگاؤ تھا۔ لیکن آپ کی شاعری کسب و اکتساب کی مرہونِ منت نہ تھی۔ بلکہ یہ وہبی ملکہ فیاضِ مطلق نے آپ کو خزانۂ غیب سے عطا فرمایا تھا۔ عربی، فارسی، اردو اور پشتو نظم و نثر پر آپ کو مکمل عبور حاصل تھا۔ چنانچہ نمونہ کے طور پر کچھ اشعار جو صنف شاعری کے مختلف صنائع پر مشتمل ہیں پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی یاد رہے کہ یہ تمام اشعار تقریباً دورِ طالب علمی سے وابستہ ہیں

عربی شاعری | قطعہ

نظر الاکابر خیرا نظار الورٰی
لکنّ ما یکفی لمن ھو صادفُ

ولئن حببت لما نظرت لمرشد — فنجعلن الآلام ما يتعارف

و نحن من الذين لهم جلوس — مع الترب الجميل ولاالجميل

فنشكوا كم باتا جالسوه — بعيد كل بعد من مثيل

ولو ارسلت خطاً بعد خطٍ — فيخرج ذاك من حسن المراق

ولو انسد باب مراسلاتی — والا ليس ذاك من المطاق

ايا خط اذهب بالسلام الى الذى — لنا ميل طبع ان نواد مجلّلا

وقل من وحيد بعد ذالك ما مضى — عليه من الاحوال قولاً مفصلا

تضمین

فوادى بين لاهور و دهلى — يسا فر كل يوم فى الصحارى

وما علمى بان هذا الى م — يدوم معى ولا يعطى القرارا

لان اعطى بشارة قتل سيفٍ — غداً احرى صديقى افتخارا

وشانى شان دليل قولٍ — اذا مر المنازلُ حين سارا

امرّ على الديارِ ديارِ ليلى — اقبل ذاالجدار و ذاالجدار

وما حب الديار شغفن قلبى — ولكن حب من سكن الديارا

ترحیب

حمدتُ لمن له شان الجلال — ويظهر منه اوصاف الكمال

و بعد تذكرى لله يمناً — اطالب منه خيراً من سوال

فمسئلتى بحضرة تعالى — صلوٰة محمد مع كلّ آلٍ

الا بعد الفراغ من المحامد — اقول لضيفنا ما للاعالى

مراد منه تكريم لآيت — الى دارالعلوم من العوالى

و قولوا ايها الخلان طراً — له اهلاً و سهلاً بارتجالِ

و ان كنتم علمتم بالخطايا — فسترتها لمن حسن الخصال

كلام لى لهذا الجمع هذا — كفى منى لامر الامتثالِ

سلوا للمولوى عبدالوحيد — من الرحمٰن روحاً كل حالِ

مرثیه

اخذ الاله لهم برفق خليل — واغاثهم بعطاء حسن مقيل

وعفى عن العثرات عنهم كلها — وجزاهم حسناً وخير عديل

ولئن عفى عنهم وادخلهم الى — دارالنعيم و دار كل جميل

ہیچ ناید از دہ عالم غیر از ایں پروردگار عاصیم عبدالوحید عصیانِ ما مغفور باد

اردو شاعری

نعت رسول

عجب خلقِ محمدؐ ہے عجب شانِ محمدؐ ہے — سحر نورِ محمدؐ ہے شرف جانِ محمدؐ ہے
بزرگی دی ہے حق نے اس کو نبیوں پر رسولوں پر — خدا قرآں میں از حد ثنا خوانِ محمد ہے
کسی کا کوئی دربان کسی کا کوئی دربان ہو — جناب حضرت جبریل دربانِ محمد ہے
صدائے رب نفسی جب کہ سب انساں لگے کہنے — ندائے امتی یا رب الحانِ محمد ہے
وحید اہلِ حسب بن جا سو سر کہ ہر غرض اپنا — ہوا ہے سر غرض اس کا جو خواہانِ محمدؐ ہے

٭ ٭ ٭

جبینِ احمدؐ کی روشنی سے ہے دیکھ روشن جہاں سارا — ہیں عکس پرتو کے سب مظاہر یہ چاند سورج ہر اک ستارا
نہ ہو گی شان اس کی ایسی کیونکہ ہو جس کی باطن کی یہ صفائی — کہ چند لمحوں میں لامکاں پر زمیں سے جا کے ہو آشکارا
سراج بزمِ رسل کے حق میں سو خود خدا نے یہ کہہ دیا ہے — کہ میں نے نورِ مبیں بنا کر تن محمد کو ہے سنوارا
خدا کی ہستی کے بعد اس کی ہی ہستی سب سے بہت بڑی ہے — زمیں کے ہر سو کے رہنے والو یہی ہے سچا خدا کا پیارا
متاعِ توحید کی امانت سپرد سینوں کو کر کے چھوڑی — بنائے گردوں کے ہر سمندر کو پار کرنا کیا گوارا

وحید کا ہے یہی عقیدہ جہان والوں سے یہ طلب ہے
ہے بس محمد پیمبر کل گناہگاروں کا ہے سہارا

مرثیہ

اپنے ایک عزیز دوست کی والدہ کی وفات پر چند اشعار

ہستی ہست گئی مادرِ سلطان گئی — چلی بحکم قضا سوئے آں جہان گئی
یوں تو ہر شخص کو اک وقت فنا ہونا ہے — لیک مرحومہ بہت تشنۂ ارمان گئی
تار آیا جو یکایک سوئے لاہور و قصور — بدن بدن ہی رہا اور جان جان گئی
آج آزردہ نظر آتے ہیں او رنگ و شغب — جب کہ از دستِ اجل روح شادمان ہو گئی

سکونِ قلب سدا ان کو ہو نصیب وحید
بفیضِ عفو و کرم وہ جو ناتواں گئی

جہاد کشمیر

آپ بھی چلئے مسلماں سایۂ شمشیر میں — غازیوں جیسے عدو کے سامنے کشمیر میں
رہروانِ عزم نیکی کی غنیمت ہے یہی — ہر زد و ضرب و قدم میں اجر ہے برتر ہیں

لك ان نجئ الى ادارة ديوبند وسكينة الاحباب منك مجرب

ومثل ذالك دعوتی عبدالوحید ومنيحة الايفاء منك لمنصب

فارسی شاعری | فارسی شعروادب میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خداداد ملکہ عطا فرمایا تھا۔ اس بارے میں کہا کرتے تھے۔ کہ زیب النسا۔ جو اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی تھی۔ تمام وجہ علوم وفنون حتّٰی کہ تصوف ومعقول میں بھی آپ کو کافی درک تھا۔ شعروشاعری میں تمام درباری شعراء پر آپ کو فوقیت حاصل تھی۔ ایک دفعہ اس نے ایک غزل لکھی۔ اس کے آخر میں تعلی آمیز انداز سے کہا تھا۔ کہ کوئی شاعر اس جیسی غزل لکھے تو میں اس کے ساتھ شادی کرلوں گی۔ اس وقت درباری شعراء میں ناصر علی نامی شاعر نہایت ہی بذلہ سنج اور نکتہ رس تھا۔ انہوں نے اس کے مقابلہ میں غزل لکھی۔ اور آخر میں یہ کہا کہ میری شادی زیب النساء کے ساتھ ہوگئی۔ اس پر زیب النساء کو بہت غصہ آیا۔ اور ناصر علی کو برا بھلا کہا۔ اس وقت وہ دونوں غزلیں آپ نے سنائیں اور ان کے ساتھ اسی بحر اور ردیف وقافیہ میں اپنی غزل کہی۔ جو یقیناً ان دونوں غزلوں کے ہم پلہ تھی۔ افسوس کہ ان تینوں غزلوں میں ایک بھی شعر حافظہ میں محفوظ نہیں۔ ورنہ اس تمثیلی مشاعرہ سے محظوظ ہوتے۔

قیام دارالعلوم دیوبند کے دوران حضرت مدنی رحمہ اللہ (غالباً) کے صاحبزادے کی وفات پر مرثیہ لکھا تھا۔ جس میں فارسی کے قدیم اساتذہ مثلاً فردوسی۔ نظامی۔ خاقانی۔ قاآنی، خسرو اور سعدی کا رنگ نمایاں نظر آرہا تھا۔ میرے والد حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب قدس سرہ صدر المدرسین دارالعلوم حقانیہ جن کا فارسی ذوق نہایت بلند اور مثنوی مولانائے روم کے عظیم الشان شارح وترجمان ہونے کے ساتھ ساتھ فارسی شاعری میں خصوصاً مرثیہ لکھنے میں آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ آپ نے اس مرثیہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ یہ مرثیہ فارسی ادب کا اعلیٰ شاہکار ہے۔ دست برد زمانہ سے وہ مرثیہ بھی محفوظ نہیں رہا۔ البتہ اس کا مقطع لوحِ ذہن پر نقش ہے۔

در تحیر مانده اند عالم بہ توعبدالوحید

کز ثری آواز مدحت تا ثریا مے رود

اپنے ایک دوست کو حج پر یوں مبارک دی ہے۔

صد مبارک باد ورحمت از در معبود باد — بر شمایان لعنت وی بر تن مردود باد

باد مقبول حج تو یادگیراں محمد صدیق — فضل او بر تو ہمیشہ ثابت وموجود باد

ہست فیضانش بتو از حد زیادہ بارفیق — زینکہ دادہ علم تو را بر سرت این جود باد

فهو لاحق به وهٰذا شانه — وجليل شان خير شان جليل

الهجاء

لمن شفتاه اغلظ كل غلظٍ — تحيه لعنةٍ منى دواما

ووسعة باب فمك اخت نار — كانك جامع فيها اللئاما

فلعنة ربنا اعداد رملٍ — على من مزّج الخير الحراما

وصفرة لون جلدك عين عارٍ — لعل ببطنك المرض الجزاما

ومن عينيك يقطر دمع جرحٍ — وانت تعاذل الناس الكراما

ويزدحم الرياح لديك عشقاً — ومنك يفوح نتن ذا الى ما

منظوم خط - اپنے ساتھی مولانا فضل ہادی قاسمی کے نام منظوم خط

لقد ارسلت مكتوب المراد — الىّ لحسنٍ فضلك فضل هادى

سوى الالفاظ ما عندى بشئ — رفيقى مورثٍ شكر الجهاد

فان المرء مشكور بخير — كما ان ليس ذالك بالعناد

لامرٍ اىّ امر كان وقت — تميز به الخليئة عن سداد

واحسان علىّ لكل مرءٍ — عظيمٌ - ينتهى ثغر الشداد

فهٰذا من وحيد نظم نثرٍ — يحاضر نيك فاقبل بالوداد

مولانا سید تقویم الحق حلیمی نے آپ کو یہ قطعہ لکھا تھا، آپ کی طرف سے جواب ملاحظہ ہو۔

يقول اناس ليلة القدر ذاوذا — فقلت ومافى تفوهت من نكر

اذا نال قلب مقلق غاية المنى — وارضاه حب ذالكم ليلة القدر

لقائى مع المحبوب فى الليل ايّة — اما ذالك الليل لى ليلة القدر

فمن قال ان ليلة القدر مبهم — لعل له وصلةً غبرة الدهر

ذهبت بنا اليوم الذى لى مذهب — من خير حولك خيرما هو مطلب

حدثان رجعة رغبة النفس التى — من شانها ان تستقر وتذهب

لمسيرتى فوراً لفرطٍ ضرورةٍ — ولقاء عرضك مالدىّ لا طيب

فوربنا ثبتت صبابة نيله — ولنحو هٰذا النيل فىّ الاحلب

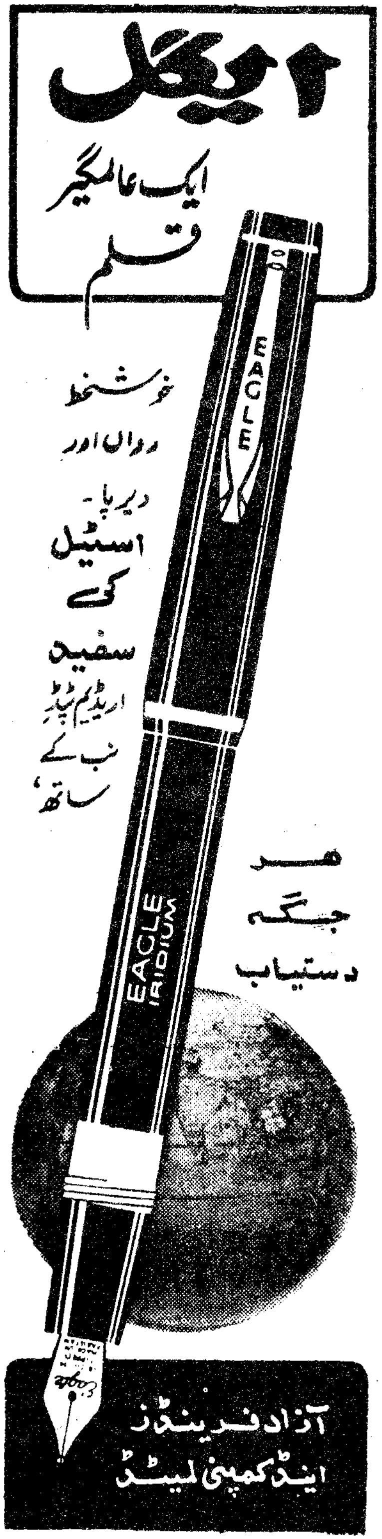
ایگل
ایک عالمگیر
قلم
خوشخط
رواں اور
دیرپا۔
اسٹیل
کے
سفید
اریڈیم ٹپڈ
نب کے
ساتھ
ہر
جگہ
دستیاب
EAGLE
EAGLE IRIDIUM
آزاد فرینڈز
اینڈ کمپنی لمیٹڈ

دلکش
دلنشیں
دلفریب
حسین
کے
پارچہ جات
حسین کے خوبصورت پارچہ جات
نہ صرف آنکھوں کو بھلے لگتے ہیں
بلکہ آپ کی شخصیت کو بھی
نکھارتے ہیں۔ خواتین ہوں یا
مرد دونوں کے ملبوسات کیلئے
موزوں۔ حسین کے پارچہ جات
شہر کی ہر بڑی دکان پر
دستیاب ہیں۔
HUSEIN
FABRICS
خوش پوشی کے پیش رو
حسین ٹیکسٹائل ملز
حسین انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی
کا ایک ڈویژن

پاکستان کا
نمبر
1
بائیسکل
SOHRAB
سہراب

مجھ کو ستا رہی ہے الہٰی وطن کی یاد — یا رب کرم کرم مجھے تبدیل کیجئے
ساکن جو ہو وحید تو مسکن ہو کوئی دور — بستی کی مسافت کو کچھ قلیل کیجئے

پشتو شاعری: پشتو آپ کی مادری زبان ہے۔ اس میں آپ نے کافی شاعری کی ہے۔ حمد و نعت کے بہترین نمونے غزلیات، نظمیں، قطعات اور نصائح غرض ہر صنف کو آزمایا ہے۔ یہاں پر طوالت کے خوف سے صرف ایک مرثیہ جو کسی عالم کی وفات پر لکھا تھا درج کیا جاتا ہے۔

خنجر د هجر بنخ مِ شو په سر دجگر نن — مُخبر چه د عالِم د مرګ په مونن که خبر نن
عالِم حسن اخلاق وو خوش خلقه خوش مذاق دو — راغب د قضا لورته کړو قضا او قدر نن
مشتاق وو دے بقاته دخدائے رسول لقاته — اسان پر مهربانه کړے دا او زد سفر نن
حاجت روا خدایه مطلوب ئے کړه تر څا به — شا دان ئے کړه مرقد کښې د جنت په ثمر نن
طالب متعلم دے مضطر مٔ کلمه د — سائل دے عبد توحید دقدس په در نن ❖

مؤتمر المصنفین کی ایک تازہ تاریخی پیشکش
قادیان سے اسرائیل تک
تالیف و اشاعت ——— مؤتمر المصنفین

"قادیانیت مذہبی سے زیادہ ایک اسلام دشمن سامراجی سیاسی تنظیم ہے۔ برطانوی سامراج اور یہودی صیہونیت نے اس سیاسی تحریک کو عالم اسلام کے خلاف کیسے کیسے استعمال کیا؟ اسرائیل کے قیام میں اس کا کردار کیا تھا؟ ایسے تمام مخفی گوشوں کا پہلی بار جامع، مستند اور مدلل انداز میں تحقیقی جائزہ"

کتاب کے تیرہ ابواب کی ایک جھلک ہر باب کئی ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے

۱۔ سیاسی تحریک مذہبی بہروپ
۲۔ یہودی مسیح موعود
۳۔ سامراجی صیہونی آلہ کار
۴۔ حکیم نورالدین کا دور
۵۔ سیاسیات دورِ ثانی
۶۔ مرزا محمود کی لندن یاترا
۷۔ لندن منصوبے کی تکمیل
۸۔ نئے مبلغ نئے فتنے
۹۔ عالمی استعمار کے گماشتے
۱۰۔ جنگ عظیم اور قادیانی تحریک کار
۱۱۔ تحریک پاکستان اور قادیان
۱۲۔ اقوام متحدہ اور مسئلہ فلسطین
۱۳۔ یہودی ریاست کے سائے میں

بلاشبہ اس موضوع پر پہلی ایسی مستند اور محققانہ کتاب

جسے لکھنے
صدہا قادیانی غیر قادیانی اور یورپی مآخذ کو کھنگالا گیا ہے۔
آج ہی طلب فرمائیں ——— تبلیغ کے لئے دس نسخے طلب کرنے والوں کو ۳۳ فی صد رعایت۔
قیمت: ۲۵/- روپے، صفحات: ۲۲۴، کاغذ: عمدہ، طباعت: وینڈائیک/آفسٹ، ٹائٹل جدید طرز

مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور
——— پاکستان ———

افغانستان پر روسی جارحیت اور مؤتمر المصنفین کی اہم پیشکش
روسی الحاد
پس منظر و پیش منظر
تالیف و اشاعت ——— مؤتمر المصنفین

سوشلزم اور کمیونزم حریت اقوام، آزادی افکار کا غاصب اور دیگر مذاہب کا عظیم دشمن اور انسانی و اخلاقی قدروں کا کن کن طریقوں سے باغی ہے؟ ان سب باتوں کا جواب اور کمیونزم کی فکری نشو و نما، جنگ اقتدار، مظالم اور چیرہ دستیوں، مستقبل کے ناپاک عزائم کا تحقیقی اور تفصیلی جائزہ۔

اہم ابواب کی ایک جھلک جبکہ ہر باب کئی ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے

۱۔ محرکات و عوامل
۲۔ سوشلزم کا فکری سفر
۳۔ عملی سرگرمیاں اور جنگ اقتدار
۴۔ سوشلزم کی چیرہ دستیاں
۵۔ مذہب و اخلاق دشمنی
۶۔ سامراجی تسلط۔ روس اور افغانستان، پاکستان اور سوشلزم

افغانستان پر ظالمانہ یلغار کے بعد روس پاکستان کے دروازوں پر دستک دے رہا ہے۔ آئیے عملی جہاد کے ساتھ ساتھ علمی و فکری جہاد کیلئے بھی کمربستہ ہو جائیں ——— ایک بھیانک اور مکروہ چہرہ جسکو بے نقاب کرانا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے

بلاشبہ اس موضوع پر ایک مستند اور تحقیقی کتاب

جس کیلئے صدہا مآخذ کو کھنگالا گیا ہے
قیمت ۱۲ روپے صفحات دو سو کاغذ و طباعت عمدہ۔ تبلیغ کے لئے سو نسخوں پر ۳۳ فیصد رعایت
آج ہی طلب فرمائیں

مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور، پاکستان